Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳ / ۲۸ | ۲۴ صفر ۱۳۹۴ھ ۱۹ امان ۱۳۵۳ ہش ۱۹ مارچ ۱۹۷۴ء | نمبر ۶۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کا سب ہمّ و غم خدا تعالیٰ کے واسطے ہوتا ہے دُنیا کیلئے نہیں ہوتا

وہ دنیوی کاموں کو کچھ خوشی سے نہیں کرتا بلکہ اُداس سا رہتا ہے

"وہ موت تاریکی کی موت ہے جو انسان اپنے دُنیاوی دھندوں میں مصروف ہوتا ہے اور موت اُوپر سے آدباتی ہے۔ حافظ نے ایسے موقع پر ایک شعر کہا ہے ؎

چو روزِ مرگ نہ پیدا است بارے آں اولیٰ ٭ کہ روزِ واقعہ پیشِ نگار خود باشیم

یعنی موت کا دن تو مخفی ہوتا ہے بہتر یہی ہے کہ مرنے کے دن میرا محبوب اور میرا معشوق میرے پاس ہو۔ موت جب آتی ہے تو ناگہانی طور پر آجاتی ہے۔ انسان کہیں اُور تدبیروں اور دھندوں میں پھنسا ہوا ہوتا ہے کہ یہ کام اس طرح ہو جاوے، یہ ایسے ہو جاوے اور اُوپر سے موت آجاتی ہے اور پھر لایستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون والا معاملہ ہوتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ملازمت، تجارت، زمینداری اور دوسرے وجوہِ معاش جو انسان چھوڑ دیوے بلکہ چاہیئے کہ عملی طور پر اس تعلق کو بھی ثابت کر کے دکھا دے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ رکھنے کا اقرار کرتا ہے جتنی جانفشانیاں اور جدّ و جہد دُنیا کے لئے کرتا ہے دوسری طرف دین کے لئے بھی تو کر کے دکھاوے ورنہ زبانی دعویٰ ہے تو خواہ آسمان تک پہنچ جاویں جب تک عملی طور پر کر کے نہ دکھاؤ گے کچھ نہیں بنے گا مومن آدمی کا سب ہمّ و غم خدا تعالیٰ کے واسطے ہوتا ہے دُنیا کے لئے نہیں ہوتا وہ دنیوی کاموں کو کچھ خوشی سے نہیں کرتا بلکہ اُداس سا رہتا ہے اور یہی نجات حیات کا طریق ہے۔ اور وہ جو دُنیا کے پھندوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور ان کے ہمّ و غم سب دُنیا ہی کے لئے ہوتے ہیں ان کی نسبت تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا (۱۶/۱۴) ہم قیامت کو ان کی ذرہ بھر بھی قدر نہیں کریں گے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۰۷، صفحہ ۴۰۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۸ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کمزوری ضعف اور درد کمر کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا اپنے بڑے صاحبزادے محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع دیتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں:۔

"ہفتہ کے دن محمد احمد خان کی طبیعت میں کافی فرق تھا مگر کل شام کو وہی گھبراہٹ اور کرب کی کیفیت تھی۔ بہت دعا کی ضرورت ہے۔ نہ معلوم کیا اُلجھن ہے کہ کوئی دوا اب تک خاص اثر نہیں کر رہی اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا بخشے۔ آمین

مُبارکہ"

---

۱۱ مارچ کو محترم شیخ عبد القادر صاحب (جن کے تحقیقی مضامین سلسلہ کے جرائد میں اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں) گھر سے دفتر کی طرف آرہے تھے کہ مال روڈ لاہور پر ایک سکوٹر سے حادثہ پیش آگیا جس سے کولہے کی ہڈی کا فریکچر ہو گیا۔ اب آپ سرجیکل وارڈ ۲ گنگا رام ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ عبد الماجد۔ لاہور)

فانا سے اطلاع ملی ہے کہ محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم کو جو لعارضہ ٹائیفائڈ بیمار تھے اب آرام ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(وکالتِ تبشیر)

زائرینِ مجلس مشاورت کیلئے ضروری اعلان

جو احباب مجلس مشاورت میں بطور زائر تشریف لا رہے ہوں وہ اپنے ہمراہ مقامی پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی تصدیق ضرور لاویں تاکہ تعارف میں آسانی ہو۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۹ ر ماہ امان ۱۳۵۳ھ

تسبیح وتحمید کی علّتِ غائی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو بار بار اِس امر کی تاکید فرمائی ہے کہ وُہ دن اور رات کے تمام اوقات میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح کرتے رہیں اور کسی وقت اور کسی حال میں بھی اس سے غافل نہ ہوں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ تسبیح کا حکم دیتے ہُوئے فرماتا ہے:۔

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ج وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ٥ (طٰہٰ آیت ۱۳۱)

ترجمہ:۔ اور سورج کے چڑھنے اور ڈوبنے سے پہلے اُس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بھی کیا کر اور رات کے مختلف حصوں اور (اسی طرح) دن کے سب حصوں میں بھی اُسی کی تسبیح کیا کر تاکہ (اُس کے فضل کو حاصل کرکے) تُو خوش ہو جائے۔

اِس آیت کی رُو سے دن اور رات کا کوئی حصہ بھی ایسا نہیں رہتا جس میں تسبیح کرنے کا حکم نہ دیا گیا ہو۔ اِس لحاظ سے ایک حقیقی مومن کے لئے ہر لحظہ اور ہر آن تسبیح وتحمید میں مصروف رہنا ضروری ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح فرمایا ہے کہ کثرت کے ساتھ تسبیح وتحمید کرنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ ایک مومن میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے لئے جوش پیدا ہو اور وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور تقدیس کو پھیلانے اور اسے نوع انسان کے دلوں میں قائم کرنے میں مقدور بھر کوشش سے دریغ نہ کرے۔ اِسی لئے اگر کوئی شخص زبان سے بکثرت تسبیح تو کرتا ہے لیکن اس کے اندر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے لئے کوئی جوش پیدا نہیں ہوتا اور دنیا میں اس کے قیام کے لئے وہ کوئی کوشش نہیں کرتا تو پھر اس نے تسبیح کرنے کا حق ادا نہیں کیا۔ تسبیح کا حق تو صرف اُس وقت ادا ہو سکتا ہے جب انسان زبان سے تسبیح کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے عمل سے بھی اِس امر کا ثبوت مہیا کرے کہ فی الواقعہ اُس کے اندر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے لئے ایک جوش بھرا ہوا ہے اور دنیا میں اس کے قیام کے لئے کسی بھی کوشش، جد وجہد اور قربانی سے اسے دریغ نہیں ہے۔ چونکہ نماز میں بھی بار بار اور بتکرار تسبیح کی جاتی ہے لہذا اس تکرار کی علت غائی بیان کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُس کا جلال ظاہر ہو۔ نماز میں جو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہا جاتا ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کے جلال کے ظاہر ہونے کی تمنّا (کا اظہار) ہے . . . نماز میں تسبیح وتقدیس کرتے ہوئے یہی حالت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ترغیب دی ہے کہ طبعی جوش کے ساتھ اپنے کاموں سے اور اپنی کوششوں سے انسان دکھا دے کہ اُسکی عظمت کے برخلاف کوئی شئے مجھ پر غالب نہیں آسکتی۔ یہ بڑی عبادت ہے۔ جو لوگ اُسکی مرضی کے مطابق جوش رکھتے ہیں وہی مؤیّد کہلاتے ہیں اور وہی برکتیں پاتے ہیں۔

جو لوگ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے لئے جوش نہیں رکھتے ان کی نمازیں جھوٹی ہیں اور اُن کے سجدے بیکار ہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کے لئے جوش نہ ہو یہ سجدے صرف منتر جنتر ٹھہریں گے جن کے ذریعہ سے یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے۔ یاد رکھو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو قربانی کے گوشت نہیں پہنچتے ایسا ہی تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہنچتے جبتک ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کیفیت کو چاہتا ہے اور ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اُس کی عزت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے گزرتے ہیں اور کوئی دوسرا شخص ان کیساتھ نہیں جا سکتا۔ جب تک کیفیت نہ ہو انسان ترقی نہیں کرسکتا۔ گویا خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اُس کے لئے جوش نہ ہو کوئی لذّت نہیں دے گا۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۹۵، ۳۹۶)

اِس سے صاف عیاں ہے کہ بکثرت تسبیح وتحمید، نماز اور دیگر عبادات کی علّتِ غائی یہ ہے کہ انسان میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے لئے ایک جوش پیدا ہو اور اس پر ایسی کیفیت وارد ہو کہ وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے قیام کے لئے کسی بھی کوشش اور قربانی سے دریغ نہ کرے۔ جب تک یہ جوش اور یہ کیفیت پیدا نہ ہو کوئی عبادت خدا کے ہاں قبول نہیں ہوتی اور جن لوگوں میں یہ جوش اور کیفیت پیدا ہو جاتی ہے خدا تعالیٰ انہیں اپنے مقربین میں داخل کرتا اور اپنی تائید سے نوازتا ہے۔ دنیا میں توحید کے قیام اور ہدایت کے عام ہونے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ ایسے لوگ بکثرت پیدا ہوں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اِس امر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنّا ہوتی ہے لیکن کوئی شخص مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ ساری تمنّاؤں پہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مقدم نہ کرلے۔ ولی قریبی اور دوست کو کہتے ہیں۔ جو دوست چاہتا ہے وہی یہ چاہتا ہے تب یہ ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ٥ انسان کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے جوش رکھے۔ تب وہ اپنے ابنائے جنس سے بڑھ جائے گا اور خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے بن جائیگا۔ مُردوں کی طرح نہیں ہونا چاہیئے کہ مُردہ کے مُنہ میں ایک شئے ایک طرف سے ڈالی جاتی ہے تو دوسری طرف سے نکل آتی ہے۔ اِسی طرح شقاوت کی حالت میں کوئی اچھی چیز اندر نہیں جاسکتی۔ یاد رکھو کہ کوئی عبادت اور صدقہ قبول نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ذاتی جوش نہ ہو، جس کے ساتھ کوئی دُنیوی ذاتی فوائد اور منافع کی نہ ہو اور ایسا جوش ہو کہ خود بھی نہ جان سکے کہ یہ جوش مجھ میں کیوں ہے۔ بہت ضرورت ہے کہ ایسے لوگ بکثرت پیدا ہوں مگر سوائے اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے کچھ ہو نہیں سکتا۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۹۶)

چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احیاء وغلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اور یہ غرض پوری نہیں ہو سکتی تھی جب تک کہ اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں کے وجودوں اور ان کی زندگیوں میں تسبیح وتحمید کی علت غائی پوری نہ ہو اس لئے آپ نے اپنے متبعین پر تسبیح وتحمید کی اہمیت واضح کرکے اِس امر پر خاص زور دیا کہ وہ اپنے اندر خدا تعالیٰ کی عظمت کے لئے ذاتی جوش پیدا کرکے اسے دنیا میں قائم کرنے کے لئے انتہائی جد وجہد عمل میں لائیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں میں خیر وبرکت

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جزّ اذناب الخیل واعرافها ونواصیها وقال اما اعرافها فانها ادفاؤها واما اذنابها فانها مذابها واما نواصیها فان الخیر معقودٌ فی نواصیها۔

(کنز العمال باب فضائل الحیوانات والنبات والجبال صفحہ ۱۹۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی دُم کے بال، ان کی گردن کے بال اور انکی پیشانی کے بال کاٹنے سے منع فرمایا اور آپ نے فرمایا انکی گردن کے بال سردی سے بچنے کا ذریعہ ہیں دُم کے بال مکھیوں وغیرہ کو ہٹانے کا ذریعہ ہیں اور انکی پیشانی کے بالوں میں تو بہت ہی خیر وبرکت رکھی گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آزادی ضمیر کے عظیم علمبردار

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

جماعت احمدیہ کے ۸۱ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۶ دسمبر ۱۹۷۳ء کے پہلے اجلاس میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے جو تقریر فرمائی۔ اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اسلام کے دو بنیادی نظریے

حضرات! میری تقریر کا عنوان "آزادی ضمیر کے عظیم علمبردار" مقرر ہے ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے انسانی فطرت کی پاکیزگی کا اعلان فرمایا:-

فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا (الروم ع۴)

پھر حضور نے فرمایا:-

کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُّوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ (صحیح بخاری)

کہ ہر بچہ پیدائشی طور پر پاک اور معصوم ہوتا ہے۔ دہریہ، یہودی، عیسائی اور مسلمان ہر ایک کا بچہ معصوم فطرت لیکے پیدا ہوتا ہے۔

آزادی ضمیر کی صحیح اور عظیم علمبرداری وہی مقدس ترین رسول کر سکتا ہے۔ جو فطرت اور ضمیر کو بنیادی طور پر پاک قرار دیتا ہے۔

دوسری بات ہمارے آقا محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ قائم فرمائی کہ فطرت کو ماحول کے اثر سے اگر بگاڑ بھی دیا جائے تب بھی اللہ تعالیٰ نے اُسے ایسا بنایا ہے کہ اسے توبہ کے ذریعہ سے شیطان کے پنجہ سے آزاد کر دیا جا سکتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا (زمر ع) کہ اللہ تعالیٰ انسانی فطرت کو تمام آلائشوں سے صاف ستھرا کر دیتا ہے۔

آزادی ضمیر کا مفہوم

عرف عام میں آزادی ضمیر کا یہ مفہوم ہے کہ انسان کی سوچ و فکر پر کوئی قدغن نہ ہو۔ اس کے خیالات و عقائد اپنے ہوں ان پر کوئی پابندی کسی دوسرے کی طرف سے نہ ہو۔ اسے اپنے خیالات کے اظہار میں آزادی حاصل ہو۔ زور اور اکراہ سے کوئی عقیدہ نہ منوایا جائے بلکہ دلیل و برہان سے قائل کیا جائے اسے اپنے عقائد کے مطابق عمل کی آزادی حاصل ہو عمل کی آزادی میں یہ معقول شرط و حدود کہ اس سے دوسروں کی حق تلفی نہ ہو۔

قرون وسطیٰ میں آزادی ضمیر کے حصول کے لئے دنیا میں بہت کشت و خون ہو چکا ہے آخر کار ۱۷۹۱ء میں امریکہ میں "Bill of Rights" پیش ہو کر امریکن آئین میں جو اہم انسانی حقوق ذکر کئے گئے ان میں

(1) Freedom of Religious worship

(2) Freedom of speech and Press

یعنی مذہبی عبادت کی آزادی اور تقریر و تحریر کی آزادی کو بھی شامل کیا گیا اور اسے اٹھارھویں صدی کے آخر کا بڑا انقلاب قرار دیا گیا ہے۔

پھر دو عالمگیر جنگوں کے بعد آئندہ جنگ سے بچنے کے لئے جمعیۃ اقوام متحدہ نے جن بنیادی انسانی حقوق کا اعلان کیا۔ ان میں انسانی مساوات اور چھوٹی بڑی اقوام کے یکساں حقوق کا ذکر کیا نیز باہم رواداری اور صلح کو ضروری قرار دیا گیا۔ عقیدہ و خیال کی آزادی کو بھی ضروری ٹھہرایا گیا ہے۔ گویا آزادی ضمیر آج بھی ساری قوموں اور سارے لوگوں کا مطلوب ہے۔ سب لوگ اسے حاصل کرنا چاہتے ہیں مگر محض چند مدبروں کے اس ضرورت کے اظہار سے وہ مطلوب حاصل نہیں ہو سکتا۔

آزادی ضمیر کیلئے دو عملی بنیادیں

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت مضبوط اور ٹھوس عملی بنیادوں پر انسانی مساوات کو قائم فرمایا خود اس پر عمل پیرا ہو کر دکھایا اور قوم کو اس پر عمل پیرا کر کے دکھایا۔ اس عقیدہ کے بغیر انسانی ضمیر کی آزادی کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا اس کے ساتھ ہی دوسری عملی چیز آزادی ضمیر کیلئے یہ لازمی ہے کہ ہر اختلاف کا حل دلیل اور برہان سے ہونا ضروری ٹھہرایا جائے اور جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے اصول کو بالکل ترک کر دیا جائے۔ حضرت بانی اسلام علیہ التحیۃ والسلام نے عقیدہ و خیال کی ساری بنیاد دلیل پر رکھی ہے فرمایا:-

قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (البقرہ ع۱۳)

کہ اے مخالفین آپ اپنے عقیدہ اور خیال کی تائید میں دلیل و برہان پیش کریں۔ پھر فرمایا:-

قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ (یوسف ع۱۲)

کہ لوگو! میرا یہ طریق ہے کہ میں اللہ کی طرف علی وجہ البصیرت بلاتا ہوں میں بھی اور میرے پیرو بھی گویا میری ساری دعوت دلیل و برہان پر قائم ہے

قرآن مجید نے اصولی اعلان فرما دیا۔

لِیَھْلِکَ مَنْ ھَلَکَ عَنْۢ بَیِّنَۃٍ وَّیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَۃٍ (انفال ع۵)

کہ جو دلیل کی رو سے ہلاک ہو گیا وہی ہلاک شدہ ہے اور جو دلیل کی رو سے زندہ ثابت ہوا۔ وہی زندہ ہے۔

خلاصۂ تقریر

ایسے پاکیزہ دین کے لانے والے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر اس کے دشمن "تلوار کا نبی" کہیں اور اس کے بعض نادان نام لیوا اس زمانہ میں اسے "جبر سے دین کو پھیلانے والا" قرار دیں تو اس سے بڑا ظلم اور کیا ہوگا؟ آج کی میری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم آزادی ضمیر کے سب سے بڑے علمبردار ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

آزادی ضمیر سب سے بڑی نعمت ہے

حضرات! اللہ تعالیٰ نے انسان کو بیشمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ زمینی، آسمانی مادی اور روحانی طور پر انعامات کی کوئی حد نہیں اس نے ساری کائنات کو انسان کے لئے مسخر فرمایا ہے اسے اشرف المخلوقات بنایا ہے اس کا نصب العین غیر محدود ترقیات قرار دیا اور اس کے مناسب حال اسے غیر محدود قوت فکریہ عطا فرمائی

اگر غور کیا جائے تو سب سے بڑا انعام انسان کے لئے اس کی آزادی ضمیر ہے۔ مادی نعمتیں بھی نہایت قابل قدر ہیں ہر نعمت شکر کی مقتضی ہے لیکن آزادی ضمیر کی نعمت انتہائی شکر کی مستحق ہے۔ درحقیقت یہی نعمت انسان کے لئے امتیازی نعمت ہے جو اسے ملائکہ سے بھی ممتاز کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیکی اور بدی کے کرنے کا اختیار بخشا اور اس کو آزاد کیا کہ وہ اپنی مرضی سے نیکی بجا لائے اور اپنے اختیار سے بدی کا ارتکاب کرے تا وہ نیکی پر ثواب کا مستحق ٹھہرے اور بدی پر اسے سزا دی جائے۔ ایمان لانے پر اسے قرب الٰہی حاصل ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے ابدی فضلوں کا وارث ٹھہرے اور کفر پر اس سے مواخذہ ہو۔ گویا آزادی ضمیر اور اختیار عمل ہی انسان کو ممتاز اور اشرف کائنات قرار دیتا ہے لیکن اسی بنا پر وہ جملہ جاندار مخلوق سے افضل و برتر ٹھہرایا گیا ہے۔

آزادی ضمیر اور انبیاء کی بعثت کا مقصد

انسان کی قوت فکریہ پر دو طرح کا جبر و تشدد کارفرما نہیں ہو سکتا۔ دل کے جذبات اور دماغ کے افکار آزاد مطلق پیدا کئے گئے ہیں۔ انسانی جسم پر جبر ہو سکتا ہے اسے حرکت اور بیان کرنے سے روکا جا سکتا ہے۔ مگر دماغ کو سوچنے سے اور دل کو دھڑکنوں سے روکا نہیں جا سکتا۔ ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ دل کے جذبات صحیح راستہ پر گامزن ہوں اور انسان کا فکر درست نہج پر کام کرنے والا ہو۔ انبیاء علیہم السلام لوگوں کو دین فطرت کی طرف راہنمائی کرنے کے لئے مبعوث ہوتے ہیں اسلئے ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسانی قلوب صحیح طریق پر کام کریں اور انسانی دماغ درست طریق پر سوچیں۔ مرسل اپنے وقت میں اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دائرہ میں آزادیٔ ضمیر کا علمبردار تھا۔ نبیوں کے مخالف ہمیشہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ لوگ دل و دماغ کی آزادی سے غور نہ کریں نبیوں کی آواز ان کے کانوں تک نہ پہنچے اور انہیں نبیوں کے دعاوی و دلائل پر سوچنے کا موقعہ نہ ملے معاندین انبیاء عوام پر مختلف طریق سے جبر کرتے ہیں کبھی قومی و معاشرتی دباؤ سے ان کو غلط عقائد پر قائم رکھنا چاہتے ہیں اور کبھی اقتصادی تنگی کے ذریعہ ان کو مجبور کرتے ہیں ایمان لانے والوں کا مقاطعہ کرتے ہیں ان کے کاروبار میں رخنہ اندازی کرتے ہیں کبھی باپ دادوں کے مذہب کی تقلید کے نام پر نبی وقت کی آواز کو دبانا چاہتے ہیں کبھی براہ راست تشدد کی راہیں اختیار کی جاتی ہیں۔ مومنوں کو مارا پیٹا جاتا ہے ان کا حقہ پانی بند کر دیا جاتا ہے ان کی زندگی ان پر تلخ بنا دی جاتی ہے انہیں پیغام حق پہنچانے سے بجبر و اکراہ روکا جاتا ہے غرض نبیوں کے معاندین آزادی ضمیر اور حریت فکر کے سخت مخالف ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ اندھا دھند اسی پرانے طریق اور دیرینہ غلط عقائد پر چلتے جائیں۔ نہ حق کی بات ان کے کان تک پڑے اور نہ وہ معقول دلائل پر غور کر سکیں کہیں ایسا نہ ہو کہ تقلید کی بودی زنجیر تار تار ہو جائے اور انسانوں کی گردنیں ان کی گرفت سے آزاد ہو جائیں اور وہ آزادیٔ ضمیر کی نعمت سے متمتع ہو کر حق کو قبول کر لیں۔

ظہور اسلام کے وقت مذہبی حالت

ظہور اسلام کے وقت خطۂ عرب اور دنیا بھر میں ہر قسم کا شرک پھیلا ہوا تھا مختلف مذاہب و ادیان موجود تھے۔ دہریت و الحاد کا بھی دور دورہ تھا۔ کچھ لوگ یہ خیال رکھتے تھے کہ یہی زندگی ہے۔ مرنے کے بعد دوبارہ جینے کا سوال ہی نہیں فسق و فجور عام تھا۔

منکرین ہستی باری تعالیٰ کے علاوہ دو خداؤں یزدان و اھرمن کے ماننے والے بھی تھے۔ تثلیث پرست، باپ اور روح القدس کو خدا قرار دینے والے بھی موجود تھے۔ نیز سورج چاند ستاروں کی پوجا کرنے والے بھی موجود تھے۔ لاتعداد دیوی دیوتاؤں کے پجاری بھی اسی دنیا میں آباد تھے غرض شرک اپنی ساری صورتوں میں موجود تھا مشرکین میں ایسے لوگ بھی تھے جو بعض انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب ہوتے تھے اور ایسے بھی تھے جو کسی نبی کے بھی قائل نہ تھے

ادیان و مذاہب میں سے اسلام کے مقابلہ میں یہودیت، نصرانیت، مجوسیت، ہندو دھرم اور بدھ ازم وغیرہ مذاہب موجود تھے۔ اسلام نے اپنے آپ کو بطور کامل دین کے پیش کیا۔ سب بقیہ مذاہب کی اساس و بنیاد کو درست تسلیم کرنے کے باوجود ان مذاہب میں تحریف و تبدیل کا بھی اعلان فرمایا۔

اسلام کو دین توحید اور کامل مذہب ہونے کے دعوے کی وجہ سے مشرکین کی طرف سے بھی شدید مزاحمت کا سامنا تھا اور بد مذاہب اور نام نہاد مذاہب کی طرف سے کفر، فسق و فجور، اور نفاق اور مداہنت بھی اسلام کے لئے ناقابل برداشت تھے۔

شرک کے متعلق اسلامی نظریہ

شرک کے بارے میں اسلامی نظریہ یہ ہے کہ :-

(الف) شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔ فرمایا

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔ (لقمان ع۲)

(ب) شرک انسان کی تباہی کا باعث ہے فرمایا:-

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ۔ (حج ع۴)

کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے گا۔ اس کی مثال آسمان سے گر جانے والے کی ہے جسے پرندے اچک لیں یا ہوائیں اسے گہرے گڑھے میں ڈال دیں

(ج) شرک ناقابل معافی جرم ہے فرمایا:-

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ۔ (نساء ع۱۸)

کہ اللہ تعالیٰ شرک کو بغیر توبہ کے معاف نہیں فرماتا۔

(د) وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا۔ (لقمان ع۲)

کہ اگر ماں باپ بھی تجھے میرے ساتھ شریک ٹھہرانے کی تاکید کریں تو ان کی بھی اس بارے میں اطاعت نہ کی جائے۔

(باقی)

عزیز طاہر احمد خان کا ذکر خیر

مکرم عبدالباری صاحب قیوم۔ ربوہ

محترم ڈاکٹر محمد احمد صاحب کے ہونہار غریب النفس اور نیک دل نوجوان فرزند نے مورخہ ۲۱ر فروری ۱۹۷۴ء بوقت شام قریباً چار بجے دریائے چناب کی بپھری ہوئی اور سرکش موجوں کا مقابلہ کرتے ہوئے صرف ۱۷ر سال کی عمر میں جام شہادت نوش کیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

عزیز طاہر مرحوم ۲۵ر دسمبر ۱۹۵۶ء کو ربوہ میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے میٹرک تک ساری تعلیم ربوہ کے دینی ماحول میں حاصل کی۔ وفات کے وقت وہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں سال اول (پری انجینئرنگ) کے طالب علم تھے۔

میں نے اُسے بچپن سے ہی بڑا کم گو مگر شیریں بیان، قناعت پسند، بہت ملنسار، سنجیدہ مگر ہنس مکھ اور خوش طبع اور مہمان نواز پایا۔

اُس کی ہر بات دل کو موہ لینے والی ہوتی تھی۔ اُس کا مذاق اور مزاج بڑا شُستہ اور باادب تھا۔ وہ ایک صحتمند اور خوبصورت نوجوان تھا۔ اُس نے ذہن رسا پایا تھا۔

مرحوم کم عمر تھے مگر وہ مجلس خدام الاحمدیہ کے کاموں میں اپنے بڑے بھائی عزیز منصور احمد سلمہٗ کے شانہ بشانہ کام کرتے رہے۔ نمازوں اور مجلس کے پروگراموں میں باقاعدگی سے شرکت کرنا ان دونوں بھائیوں کا خاص وصف رہا۔ شوق سے وقار عمل میں حاضر ہونا۔ بڑھ چڑھ کر علمی و ورزشی مقابلوں اور پروگراموں میں حصہ لینا ان دونوں بھائیوں کا طرۂ امتیاز رہا۔

اپنی عمر اور علمی و عملی استعداد کے لحاظ سے اپنی وفات تک باقاعدگی سے مجلس اور جماعت کے کاموں میں حصہ لیتے رہے اور حلقہ کی مجلس خدام الاحمدیہ کی مجلس عاملہ کے رکن رہے اور ہر فرض کو بڑی خوش اسلوبی سے ادا کرتے رہے اور ہر پروگرام میں شریک ہوتے حتیٰ کہ کم عمری اور بعض جسمانی عوارض کے باوجود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر لبیک کہنے والوں میں شامل ہونے کی سعادت پائی اور ربوہ سے شیخوپورہ تک واپسی سائیکل سفر میں شریک ہوئے بڑے استقلال اور شوق سے اس سفر کو پورا کیا۔ وفات سے کچھ روز پہلے آئندہ سائیکل سفر کیلئے اپنی ذاتی سائیکل اپنے قریبی دوست عزیز عبدالحفیظ کی مدد سے خود مرمت کی۔ اسی سائیکل پر وہ ۲۱ر فروری کو دریا پر گئے تھے۔

زمانہ طالبعلمی میں عزیز طاہر مرحوم نے تعلیم اور کھیل کے میدان میں خدا کے فضل سے بہت نام پیدا کیا خصوصاً جب وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں دسویں جماعت کے طالب علم تھے۔ فٹ بال، والی بال، باسکٹ بال اور کرکٹ وغیرہ تمام کھیلوں میں بڑے ذوق و شوق سے شرکت کرتے۔ کرکٹ اُنکا خاص، محبوب اور دلپسند کھیل تھا جس میں انہوں نے خصوصی امتیاز پیدا کیا اور ایک سال تک سکول کرکٹ ٹیم کے کپتان رہے۔

اسی سال انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ مجلس صحت میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی طرف سے نمائندگی کا قابل فخر اعزاز حاصل کیا۔ وہ بڑے شوق سے مجلس کے اجلاسوں میں شرکت کرتے اور مجلس کے تیار کردہ پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے خود بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔

طاہر مرحوم کی آواز میں بہت سوز اور مٹھاس تھی۔ ہر بات بڑے بھولے پن سے شیریں انداز میں کرتے۔ قرآن کریم کی تلاوت کا انداز بڑا پیارا اور نظم بڑی عمدگی اور ترنم سے پڑھتے۔ کلام محمود اور درثمین کے بہت سے اشعار انہیں ازبر تھے۔

نوعمری سے ہی مطالعے کا بہت شوق تھا وہ اخبارات و رسائل کا بڑی باقاعدگی سے مطالعہ کرتے۔ ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر طاہر مرحوم کو مہمانوں کی خدمت کا بہت موقع ملتا رہا اور انہوں نے مواقع سے پورا فائدہ اٹھایا۔ گھر کے مہمانوں کی بڑے شوق سے خدمت کرتے، اُن کے آرام کا خیال رکھتے اور اُن کے لئے لنگر خانہ سے کھانا لینے کے لئے جاتے۔

اپنی دادی مرحومہ رضی اللہ عنہا (اہلیہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ) کی وفات کی اطلاع عزیز طاہر مرحوم نے اُسی روز یعنی ۷ر فروری کو صبح سویرے خاکسار کو پہنچائی اور پھر اس موقعہ پر بڑے صبر اور تحمل کے ساتھ کسی حزن و ملال کا اظہار کئے بغیر اپنی دادی مرحومہ رضی اللہ عنہا کی تجہیز و تکفین و تدفین اور مہمانوں کی مہمان نوازی کے انتظامات میں پوری توجہ سے حصہ لیا۔ انسانی زندگی کا کیا اعتبار ہے کیا معلوم تھا کہ چند دن کے بعد اس پیارے وجود کو بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم اسی طرح زیر زمین دفن کر دیں گے۔

شام کو قریباً سوا چار بجے عزیزم قریشی محمد امجد نے خبر دی کہ عزیزم طاہر جو اپنے دوستوں عزیزان عبد الہادی و عبد الشکور کے ہمراہ دریائے چناب پر کشتی رانی کیلئے گئے تھے وہ دریا پر نہاتے ہوئے ڈوب گئے ہیں چنانچہ مَیں فوراً ان کے والد ڈاکٹر محمد احمد صاحب کے پاس پہنچا۔ اُس وقت تک ڈاکٹر صاحب کو اس حادثہ کا علم نہیں ہوا تھا۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے اس حادثہ جانکاہ کی خبر سُن کر کمال صبر کا نمونہ دکھلایا۔ جو یقیناً قابلِ رشک ہے خصوصاً ایسے وقت میں، جب کہ صرف تیرہ روز قبل اُن کی نہایت شفیق، مہربان، ہمدرد اور غمگسار بزرگ والدہ محترمہ انہیں ہمیشہ کے لئے داغِ مفارقت دے گئی تھیں اور گھر کی فضاء اُن کی جُدائی اور رحلت کی وجہ سے اُداس اور سوگوار تھی۔ ایسے وقت میں اپنے نہایت عزیز، لاڈلے، ہونہار اور لائق جواں سال بیٹے کی جُدائی کی خبر سُن کر آہ و زاری کئے بغیر اور ہوش و حواس کو قائم رکھ کر راضی برضائے الٰہی ہو جانا انکی اعلیٰ مومنانہ شان پر دلالت کرتا ہے۔ جب ہم دریا پر پہنچے تو کثیر تعداد میں اہالیانِ ربوہ خصوصاً خدام وہاں پہلے سے پہنچ چکے تھے اور محترم چوہدری محمد علی صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ، جناب مولوی عطاء المجیب صاحب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ اور مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب کی نگرانی میں سردار احمد (ملاح) اور دیگر ساتھی عزیز طاہر مرحوم کی نعش کو دریا میں سے نکالنے کی کوشش کر رہے تھے مگر رات کے قریباً آٹھ بجے تک نعش نہ ملنے پر یہ کوششیں صبح تک کے لئے ملتوی کر دی گئیں۔ اس موقع پر بھی ڈاکٹر صاحب کافی دیر تک بڑے صبر اور تحمل کے ساتھ دریا کے کنارے بیٹھے دُعاؤں میں مشغول رہے اور کسی قسم کا حرفِ شکایت زبان پر نہ آنے دیا۔

صبح سویرے اُن کی نعش کو دریا سے نکال کر کنارے پر رکھا گیا۔ تو یُوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ زندہ سلامت ہیں کیونکہ انکی نعش بالکل صحیح سلامت تھی۔ جسم پر کسی قسم کی کوئی خراش تک نہ تھی۔ اُوپر سے مادی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کی بارش برس رہی تھی اور ہم لوگ خود بھی اس میں خوب خوب نہائے جا چکے تھے۔ پہلی نظر میں جب مَیں نے اُن کی نعش کو دیکھا تو انہیں زندہ سمجھ کر دو تین جملے بھی کہے اور پھر یقین کر کے کہ ہمارا طاہر ہم سے زیادہ بلکہ سب پیار کرنے والوں سے زیادہ پیار کرنے والے مولیٰ کریم کی گود میں جا چکا ہے تو مَیں نے دل پر جبر کر کے دو تین الوداعی اور دعائیہ جملے کہے اور اسکی نعش کو اٹھا کر دریا کے قریب بڑ کے درخت کے نیچے لائے۔

جہاں سے نعش کو فضل عمر ہسپتال کی ایمبولنس گاڑی میں رکھ کر مرحوم کے گھر لایا گیا۔

۲۱ر فروری کو رات کے قریباً نو بجے ہم نے چنیوٹ کے "تار گھر" سے ڈاکٹر صاحب کے جملہ عزیز و اقارب کو اس حادثہ کی اطلاع دیدی تھی چنانچہ اُن کے رشتہ دار کثیر تعداد میں مرحوم کی تدفین سے قبل ربوہ پہنچ گئے تھے۔

مورخہ ۲۲ر فروری کو قبل از دوپہر قریباً گیارہ بجے طاہر مرحوم کو غسل دیا گیا۔ ان کے والد محترم کی نگرانی میں غسل دینے میں برادرم منصور احمد خان، عزیز عبد الحفیظ، مکرم منظور احمد صاحب نسیم اور مکرم عبد الحفیظ خانصاحب نے میرا ہاتھ بٹایا۔

مرحوم کے والدین کی خواہش پر مرحوم کی نعش کے لئے تابوت تیار کروایا گیا جسپر برادرم رفیق الدین احمد اور برادرم عبد الباسط خانصاحب نے خود اپنے ہاتھ سے سفید روغن کیا اور اُس کے اندرونی حصہ میں رُوئی اور کپڑا لگایا۔

چونکہ مرحوم کے بڑے بھائی برادرم مبشر احمد نے ۲۳ر فروری کو رات چناب ایکسپریس سے ربوہ پہنچنا تھا اس لئے مرحوم کی نعش کو اُنکی آمد تک رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ لیکن یہ ضروری قرار پایا کہ نعش کو موسمی اثرات اور گرمی سے محفوظ رکھنے کیلئے برف کا انتظام کیا جائے چنانچہ یہ فرض میرے سپرد کیا گیا۔ سو ہم نے لائل پور سے برف مہیا کی۔ یہ عجیب بات ہے کہ عام طور پر دریا سے نکالی جانیوالی نعشیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اُن میں پانی بھر جاتا ہے یا اور کئی قسم کی خراشیں آ جاتی ہیں۔ مگر طاہر مرحوم کی نعش ہر قسم کے مضر اثرات سے محفوظ رہی۔

مورخہ ۲۳ر فروری کو نماز مغرب کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعودؑ، طلباء تعلیم الاسلام کالج اور دیگر اہالیان ربوہ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ ہر دل اُداس تھا اور ہر آنکھ اس ہونہار اور مخلص نوجوان کی المناک اور دُنیوی لحاظ سے بے وقت رحلت پر غمناک تھی۔ نماز جنازہ کے بعد نعش کو اُن کے گھر لے جایا گیا جہاں اُسے بھائی مبشر احمد کی آمد تک کیلئے رکھ دیا گیا۔ دونوں دن ربوہ کے احباب، طلباء اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد مرد اور عورتیں مرحوم کے آخری دیدار کے لئے جوق در جوق اُن کے مکان پر آتی رہیں۔ رات کے قریباً گیارہ بجے جنازہ کو قبرستان لے جایا گیا جہاں مرحوم کے چچا مکرم کریم احمد صاحب نعیم امیر جماعت احمدیہ ضلع میانوالی نے مرحوم کی دوبارہ نماز جنازہ پڑھائی کیونکہ وہ خود اور مرحوم کے بڑے بھائی مبشر احمد اور اُن کے خالو مکرم کیپٹن محمود شوکت صاحب قریشی پہلی نماز جنازہ میں شرکت نہ کر سکے تھے از اں بعد مرحوم کی نعش کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت عام قبرستان کے قطعہ خاص میں اشکبار آنکھوں، غمناک دلوں اور درد اور سوز میں ڈوبی ہوئی پُرسوز دُعاؤں کے ساتھ سپردِ خاک کر دیا گیا۔ اس طرح ایک مخلص، وفا شعار، غریب النفس، ہونہار، نیک سیرت، سادہ مزاج اور سلسلہ کا ایک فدائی کارکن جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مرحوم کی نشانیوں میں سے تھا ہمیشہ ہمیش کیلئے ہماری نظروں سے اوجھل ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دل آج بھی اُسکی یاد سے افسردہ ہیں۔ آنکھیں آج بھی اُس کے لئے نمناک ہیں اور زبانیں اسکی مغفرت اور رُوحانی درجات کی بلندی کیلئے دُعاگو ہیں کہ ہمارا مولیٰ کریم اسے اپنی رحمت کی چادر سے ڈھانپ لے اور اُس کے والدین، بہن بھائیوں اور عزیز و اقارب کو محض اپنے فضلِ خاص سے صبر و تحمل کو استقلال سے قائم رکھنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین۔

یہ یقیناً ایک قومی سانحہ ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔ طاہر ہمیں بہت پیارا تھا مگر جس مالک و خالق ہستی نے اُسے بُلایا ہے وہ سب پیار کرنے والوں سے بڑھ کر پیار کرنے والا ہے۔ سو اے ماں باپ کے پیارے فرزند اور اے مبشر و منصور کے محبوب بھائی، اور اے دوستوں کے پیارے دوست، اور اے ہر ایک کی آنکھ کے تارے پیارے طاہر جاؤ تمہیں سب سے بڑھ کر پیار کرنیوالی ہستی کو سونپا۔ جاؤ اپنے ربِ رحیم کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اور اپنے پیارے دادا جان اور دادی جان کی خدمت کا فرض جنت میں بھی ادا کرو۔ کیونکہ شاید تمہیں انہیں کی محبت کی کشش نے اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ تم یقیناً ایک عظیم سپوت تھے۔ جس نے نوعمری میں شہادت کا قابلِ فخر مقام حاصل کیا۔ (کیونکہ حدیث نبوی ہے "الغریق شہید" پانی میں ڈوب کر وفات پانے والا شہید ہوتا ہے) میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اس عظیم قربانی کے صدقے میں تمہارے والدین بہن بھائیوں کو اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے ضرور نوازے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین ثم آمین

اللّٰھم اغفر لہٗ وارحمہٗ وادخلہٗ فی اعلیٰ علیین۔ آمین یا رب العلمین۔

مکرمی محمد اقبال خانصاحب نمبردار چک نمبر ۵۲ گ۔ ب ضلع لائلپور لکھتے ہیں: "مَیں نے آپ سے پینز کیور (PAINS CURE) کیپسول کھائے اس سے میرا درد گوڈا (گھٹنا) بالکل ٹھیک ہو گیا"۔ قیمت فی ڈبیہ -/۱۰
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی۔
ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون ۶۰۶

فوجی بھرتی

مورخہ ۳۰/۳/۷۴ بروز ہفتہ بوقت آٹھ بجے صبح ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹروں کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی

قد ۵ فٹ ۔ ۶ انچ چھاتی ۳۲ انچ ۔ ۳۳ انچ وزن ۱۱۳ پونڈ تعلیم ۵ جماعت۔ عمر ۱۷ سے ۲۰ سال تک میٹرک۔ ایف اے ۲۱ سال تک۔ بی اے ۲۲ سال تک

(ناظر امور عامہ)

درخواستہائے دُعا

۱۔ محترم فضل الرحمان صاحب بی اے بی ٹی بھیرہ بعارضہ زکام، کھانسی اور بخار بیمار ہیں۔

۲۔ حکیم محمد احمد صاحب وسن پورہ لاہور چار سال سے متواتر بیمار چلے آتے ہیں۔ ان دنوں تکلیف زیادہ ہے۔

۳۔ مولوی ابو المبارک صاحب صدر جماعت احمدیہ پسرور کے لڑکے عزیز رشید مبارک کا میو ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا ہے۔ تکلیف زیادہ ہے۔

۴۔ چوہدری رحمت خان صاحب ڈاہرانوالی ڈاکخانہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کا پوتا فرحت حیات ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔

۵۔ چوہدری احمد دین صاحب چک ۳۵ جنوبی سخت بیمار ہیں اور سول ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔

قارئین کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

ساتواں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ۶، ۷، ۸ر اپریل ۱۹۷۴ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

(سیکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی کی نعش مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپردِ خاک کر دی گئی

نمازِ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی جس میں کثرت سے احباب شامل ہوئے

ربوہ ۱۷؍امان۔ کل بروز ہفتہ بتاریخ ۱۶؍امان بعد نماز ظہر محترم جناب سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آبادی کی نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی جس میں افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ بعد ازاں مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے اجتماعی دعا کرائی۔

جیسا کہ قبل ازیں یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے محترم سیٹھ صاحب مرحوم ۱۵، ۱۶؍امان (مارچ) کی درمیانی شب کو بعمر قریباً ۶۶ سال وفات پاکر محبوبِ حقیقی سے جا ملے تھے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

محترم سیٹھ صاحب مرحوم حیدر آباد دکن کے نہایت مخلص اور فدائی احمدی بزرگ حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم و مغفور کے فرزندِ اکبر تھے۔ نہایت مخلص، مخیر، علم دوست، پابند صوم و صلوٰۃ، غرباء کے ہمدرد اور ان کی ہر ممکن مدد کرنے والے تھے۔ جماعتِ احمدیہ حیدر آباد دکن کے سیکرٹری مال کی حیثیت سے مسلسل ۳۵ برس تک گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ وہاں کی جماعت کے روح رواں تھے اور آپ نے وہاں سلسلہ کی اہم خدمات کی توفیق پائی۔ قائد اعظم مرحوم اور نواب بہادر یار جنگ مرحوم سے بھی گہرے مراسم تھے۔ اپنی نوجوانی کے زمانہ میں حیدر آباد دکن کی سیاست میں اور وہاں کے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ میں بھی بھرپور حصہ لیا اور اس لحاظ سے بھی آپ نے بہت نام پیدا کیا۔ بلند اور پاکیزہ ادبی ذوق کے بھی حامل تھے جو آپ کے لکھے ہوئے مضامین اور مقالوں میں نمایاں نظر آتا ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی گہرے ذاتی تعلقات رکھتے تھے چنانچہ آپ کی الم ناک رحلت پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتینِ مبارکہ اور بہت سے دیگر بزرگ افراد کے علاوہ ۱۶؍امان (مارچ) کو بعد نماز عصر خود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ معہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بھی ازراہِ شفقت تعزیت کے لئے آپ کے مکان پر تشریف لائے۔

محترم سیٹھ صاحب مرحوم ۱۹۶۳ء میں ترکِ وطن کر کے پاکستان آئے تھے۔ تین سال کراچی میں مقیم رہنے کے بعد ۱۹۶۶ء میں ربوہ میں سکونت اختیار کی اور آٹھ سال کے بعد یہیں آپ نے وفات پائی۔

آپ کی اولاد۔ محترم سیٹھ صاحب مرحوم کی شادی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم اور نامور صحابی حضرت قریشی محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ آف لاہور (موجد مفرح عنبری) کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو فرزند اور متعدد صاحبزادیوں سے نوازا۔ بڑے فرزند مکرم محمد اکرم صاحب ڈپٹی چیف انجنیئر نیشنل فرٹیلائزر کارپوریشن آف پاکستان داؤد خیل ہیں اور چھوٹے فرزند مکرم محمد انور صاحب ہیں جو انشورنس میں بسلسلہ ملازمت کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔ آپ کے دونوں صاحبزادوں اور دو صاحبزادیوں (بیگم سید بشیر احمد صاحب کراچی اور بیگم عبد المنان قریشی صاحب نیروبی) کے علاوہ آپ کے برادرِ اصغر مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب۔ آپ کے بھانجے منور احمد صاحب و محمد ادریس صاحب بھانجی محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ عزیزم حسین صاحب جنرل مینیجر حبیب سنز شوگر ملز خانپور نیز بھتیجے عزیزم بشیر الدین صاحب متعلم ڈاؤ میڈیکل کالج کراچی آپ کی وفات سے قبل ربوہ پہنچ گئے تھے۔ البتہ افسوس ہے کہ امریکہ سے آپ کے برادرِ اصغر مکرم غلام محمود صاحب ایم۔ ایس سی۔ آپ کی صاحبزادی بیگم داؤد احمد ملک صاحب اور کینیڈا سے آپ کی صاحبزادی بیگم سید شریف احمد صاحب وفات سے قبل نہ پہنچ سکیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم سیٹھ صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اپنے خاص مقامِ قرب سے نوازے اور مرحوم کی بیگم صاحبہ محترمہ۔ صاحبزادوں۔ صاحبزادیوں۔ بھائیوں اور دیگر تمام لواحقین کو اپنے فضل سے صبرِ جمیل کے ساتھ اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین ٭

ضروری اعلان

ایک جعلساز مختلف جماعتوں میں پرائیویٹ سیکرٹری یا ناظر امور عامہ کی جعلی چٹھیاں پیش کر کے ٹھگی کی واردات کرتا آ رہا ہے جس کے متعلق نظارت ہذا متعدد بار اخبار الفضل کے ذریعہ اعلان کروا چکی ہے کہ احباب اس سے ہوشیار رہیں مگر باوجود اس کے احباب اس کے جھانسے میں آکر رقوم دے دیتے ہیں اور بعد میں دفتر کو اطلاع دیتے ہیں۔

احباب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ پرائیویٹ سیکرٹری یا ناظر امور عامہ کی طرف سے رقوم دیئے جانے کے متعلق کسی فرد کو نہیں لکھا جاتا اگر کوئی شخص اس قسم کی چٹھی پیش کرتا ہے تو وہ جعلساز ہے اسے بجائے رقم دینے کے پولیس کے سپرد کیا جائے۔

(ناظر امور عامہ)

درخواستِ دعا

۱۔ عزیزہ حمیدہ بانو خلجی ڈی۔ پی۔ ای جامعہ نصرت ربوہ کا لندن کے ہسپتال میں ۶؍مارچ کو اپریشن ہوا ہے۔ عزیزہ ایک عرصہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہے۔ احبابِ جماعت اس کی شفایابی کے لئے دعا کر کے ممنون فرمائیں۔

(کرم دین از لندن)

۲۔ ۸؍فروری کو اس عاجز کو سکوٹر کا حادثہ محمد نگر لاہور میں پیش آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب پاؤں کے زخم کو آرام ہے۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا کریں۔

(قمر علوی از اسلام آباد)

مایوس و پریشان مریض تفصیلی علامات مرض لکھ کر سستا اور کامیاب ہومیوپیتھک علاج کروائیں۔
ڈاکٹر ایس۔ اے۔ رحمٰن۔ آر۔ ایم۔ پی ماہر امراض مزمنہ
شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مجالس انصار اللہ ضلع لائلپور کے تربیتی اجتماعات

مجالس انصار اللہ ضلع لائلپور حسب ذیل مقامات تربیتی اجتماعات منعقد کر رہی ہیں جن میں مرکز کی طرف سے نمائندگان کی شرکت متوقع ہے۔ جملہ مجالس انصار اللہ کے اراکین سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر اجتماعات کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ مورخہ ۲۲؍مارچ بروز جمعہ بعد نماز جمعہ بمقام چک ۱۹۴ گ ب لاٹھیانوالہ ضلع لائلپور
۲۔ ،، ،، ،، بعد نماز عشاء ،، چک ۶۹ گ ب گھسیٹ پورہ
۳۔ ،، ۲۳؍مارچ ہفتہ بوقت ۱۰ بجے صبح ،، جڑانوالہ
۴۔ ،، ،، ،، بعد نماز عشاء ،، چک ۹۶ گ ب صریح
۵۔ ،، ۲۴؍مارچ اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح بمقام چک جھمرہ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ ۱۰؍مارچ ۱۹۷۴ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر قریباً ۸۵ سال تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احبابِ جماعت لاہور نے شرکت فرمائی۔ احباب سے التجا ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

(اصغر گوبند پوری لاہور)